آیاتہا ۲۱ | سورۃ اللیل مکیۃ ۹۲ | رکوعہا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى ۙ﴿۳﴾
اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى ۙ﴿۶﴾
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰى ۙ﴿۹﴾
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰى ؕ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيۡنَا
لَلۡهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾ لَا
يَصۡلٰٮهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِىۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى ۙ﴿۱۷﴾
الَّذِىۡ يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى ۙ﴿۱۹﴾ اِلَّا
ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى ۚ﴿۲۰﴾ وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى ﴿۲۱﴾

”قسم ہے رات کی جب وہ (ہر چیز پر) چھا جائے۔ اور قسم ہے دن کی جب وہ خوب چمک اٹھے۔ اور اس کی جس نے پیدا کیا نر اور مادہ کو۔ بے شک تمہاری کوششیں مختلف نوعیت کی ہیں۔ پھر جس نے (راہ خدا میں اپنا) مال دیا اور (اس سے) ڈرتا رہا۔ اور (جس نے) اچھی بات کی تصدیق کی۔ تو ہم آسان کر دیں گے اس کے لیے آسان راہ۔ اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔ اور اچھی بات کو جھٹلایا۔ تو ہم آسان کر دیں گے اس کے لیے مشکل راہ۔ اور اس کے کسی کام نہ آئے گا اس کا مال جب وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا۔ بے شک ہمارے ذمہ (کرم پر) ہے رہنمائی کرنا۔ یقیناً آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔ پس میں نے خبردار کر دیا ہے تمہیں ایک بھڑکتی آگ سے۔ اس میں نہیں جلے گا مگر وہ انتہائی بدبخت۔ جس نے (نبی کریم کو) جھٹلایا اور (آپ سے) روگردانی کی۔ اور دور رکھا جائے گا اس سے وہ نہایت پرہیزگار۔ جو دیتا ہے اپنا مال اپنے (دل) کو پاک کرنے کے لیے۔ اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اسے دینا ہو۔ بجز اس کے کہ وہ اپنے برتر پروردگار کی خوشنودی کا طلب گار ہے۔ اور وہ ضرور (اس سے) خوش ہوگا“۔

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۂ و

marfat.com

Marfat.com

الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔(2)

امام ابن ابی حاتم نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی کا کھجور کا درخت تھا، اس کی شاخیں ساتھ والے آدمی کے گھر میں تھیں، جو فقیر بھی تھا اور صاحب عیال بھی۔ وہ آدمی جب آتا اور گھر میں داخل ہوتا تو درخت پر چڑھتا تاکہ اس سے پھل توڑ لے۔ اور بسا اوقات کوئی پھل نیچے گرتا اور اسے اس فقیر کے بچے اٹھا لیتے۔ تو وہ درخت سے نیچے اترتا اور ان کے ہاتھوں سے پھل لے لیتا۔ اور اگر ان میں سے کسی کے منہ میں پاتا تو اپنی انگلی اس کے منہ میں داخل کر کے پھل نکال لیتا۔ پس اس آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں شکایت پیش کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو چلا جا۔ پھر آپ ﷺ اس درخت کے مالک سے ملے اور اسے فرمایا: تو اپنا وہ درخت مجھے دے دے جس کی شاخیں فلاں کے گھر میں جھکی ہوئی ہیں۔ تو اس کے بدلے تیرے لیے جنت میں درخت ہوگا۔ تو اس آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کی: میں یقیناً دے دیتا۔ میرے بہت سے درخت ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسا درخت نہیں جس کا پھل اس سے زیادہ لذیذ اور اچھا ہو۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور وہ اس آدمی سے ملا جو درخت والے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو سن رہا تھا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اگر میں وہ درخت لے لوں تو کیا آپ مجھے وہی عطا کریں گے جو آپ نے اس آدمی کو دیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پس وہ آدمی چلا گیا اور اس درخت کے مالک سے جا ملا۔ ان دونوں کے درخت تھے۔ اس کو درخت والے نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے میرے اس درخت کے بدلے جس کی شاخیں فلاں کے گھر جھکی ہوئی ہیں جنت میں ایک درخت عطا فرمایا ہے۔ تو میں نے عرض کی: میں یقیناً دے دیتا۔ لیکن اس کا پھل مجھے بڑا پسند اور اچھا لگتا ہے حالانکہ میرے بہت سے درخت ہیں لیکن میرے لیے ایسا کوئی درخت نہیں جس کا پھل اس سے اچھا اور بہتر ہو۔ یہ سن کر دوسرے آدمی نے اسے کہا: کیا تو اسے بیچنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں مگر اس طرح کہ کوئی اس کے بدلے اتنا دے جو میں چاہتا ہوں۔ اور میں یہ گمان نہیں کرتا کہ کوئی اتنا دے گا۔ تو اس آدمی نے پوچھا: تو اس کے عوض کتنے کی امید رکھتا ہے؟ اس نے کہا: چالیس درخت۔ تو اس آدمی نے اسے کہا: تو نے ایک بھاری قیمت رکھی ہے کہ تو اپنے جھکے ہوئے ایک درخت کے بدلے چالیس درختوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ پھر وہ خاموش ہوگیا۔ تو اس آدمی نے کہا: میں تجھے چالیس درخت ہی دوں گا۔ تو اس نے اسے جواب دیا: میں حاضر ہوں اگر تو سچ کہہ رہا ہے۔ سو اس نے اس کے لیے ایک جھکے ہوئے درخت کے عوض چالیس درخت پیش کر دیئے۔ پھر وہ ایک ساعت کے لیے ٹھہرا۔ پھر وہ بولا: میرے اور تیرے درمیان بیع نہیں ہوئی۔ کیونکہ ابھی تک ہم مجلس سے جدا نہیں ہوئے۔ تو اس آدمی نے اسے کہا: اس سے زیادہ تیرا کوئی

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 142، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 2، صفحہ 391، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

حق نہیں ہے کہ میں نے تجھے ایک جھکے ہوئے درخت کے عوض چالیس درخت دے دیئے ہیں۔تو اس نے اسے جواب دیا: میں تجھے اس شرط پر وہ درخت دوں گا کہ تو مجھے اپنے درخت دے اس طرح جیسے میں چاہتا ہوں۔یعنی تو مجھے ایک تسلسل کے ساتھ لگے ہوئے درخت دے گا۔اس نے تھوڑی سی خاموشی اختیار کی۔پھر کہا ایک لائن پر لگے ہوئے درخت تیرے لیے ہوں گے۔راوی کا بیان ہے: پھر وہ آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک وہ درخت میرا ہو گیا ہے۔اب وہ آپ کا ہے۔پس رسول اللہ ﷺ اس گھر والے کے پاس تشریف لے گئے اور اسے ارشاد فرمایا: یہ درخت تیرے اور تیرے بچوں کے لیے ہے۔اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى نازل فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بلاشبہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سورت سخاوت اور بخل کے بارے میں نازل ہوئی: وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے قسم ہے رات کی جب وہ تاریک ہو جائے (یعنی اس کی تاریکی ہر شے پر چھا جائے)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ قسم ہے رات کی جب وہ آئے اور ہر شے کو ڈھانپ لے۔

امام سعید بن منصور، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ شام آئے اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے۔تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا آپ کن میں سے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اہل کوفہ میں سے ہوں (1)۔تو آپ نے پوچھا: تم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى کس طرح پڑھتے سنا ہے؟ تو حضرت علقمہ نے کہا۔الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے اور یہ مجھ سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ میں اس طرح پڑھوں: خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى لیکن قسم بخدا! میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ بغداد میں حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ قرآن کریم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پر پڑھتے تھے۔بجز اٹھارہ حروف کے۔آپ نے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سے لیے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان حروف کو چھوڑنا میرے لیے باعث مسرت و فرحت نہیں ہے اگرچہ میرے لیے دنیا سرخ سونے سے بھر دی جائے۔ان میں سے ایک حرف سورۂ بقرہ میں ہے: من بقلها وقثانها وثومها یعنی اس میں فومها کی بجائے ثومها ثاء کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ایک سورۂ اعراف میں ہے: فلنسألن الذين ارسل اليهم قبلك من رسلنا ولنسألن المرسلين ایک سورۂ براۃ میں ہے: يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا ( ) مع الصادقين سورۂ ابراہیم میں ہے: وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ

1۔صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 929-737، قدیمی کتب خانہ کراچی

marfat.com

Marfat.com

الْجِبَالُ۝ اور ایک سورۂ انبیاء میں ہے: وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ۝ اور اسی میں یہ بھی ہے: وهم من كل جلدث ينسلون اور سورۂ حج میں ہے۔ یاتون من كل فج سحيق سورۂ شعراء میں ہے: فعلتها اذا وانا من الجاهلين سورۂ نحل میں ہے ''اعبد رب هذه البلد التی حرمها'' سورۂ صافات میں ہے: ''فلما سلما وتله للجبين'' سورۂ فتح میں ہے: ''وتعزروه وتوقروه و تسبحوه'' یعنی تاء کے ساتھ۔ سورۂ نجم میں ہے: ''ولقد جاء من ربكم الهدى'' اور اسی سورت میں ہے۔ ''ان تتبعون الا الظن'' سورۂ حدید میں ہے ''لكي يعلم اهل الكتاب ان لا يقدرون على شيء'' سورۂ ن میں ہے ''لولا ان تداركته نعمة من ربه'' یعنی تدارك کو مونث ذکر کیا ہے۔ اور سورہ اذا الشمس کورت میں ہے۔ ''واذا الموء ودة سئلت بأى ذنب قتلت'' اس میں مزید ہے۔ ''وما هو على الغيب بضنين'' اور سورۂ اللیل میں ہے: الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى فرمایا یہ قسم ہے تم اسے نہ توڑو۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اس طرح ہے: وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى۝ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس طرح قرأت کرتے تھے: وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى یعنی وہ جس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اِنَّ سَعْيَكُمْ کے تحت نقل کیا ہے کہ سعی سے مراد عمل ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہاں قسم واقع ہوئی ہے اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى فرماتے ہیں: شتی کا معنی مختلف ہے یعنی (بے شک تمہاری کوششیں مختلف ہیں) (3)

امام ابن ابی حاتم، ابو الشیخ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو امیہ بن خلف اور ابی بن خلف سے دھاری دار کپڑے اور دس اوقیہ کے عوض خریدا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہنے کے لیے انہیں آزاد کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى تک آیات نازل فرمائیں۔ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، امیہ اور ابی کی کوششوں کی نوعیت مختلف ہے۔ اور حسنی سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ اور اس قول تک فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى فرمایا: یہاں عسری سے مراد جہنم ہے (یعنی ہم اس کے لیے جہنم کی راہ آسان کر دیں گے) (4)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پس جس نے فالتو مال میں سے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 263، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 265
3۔ ایضاً 4۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 30، صفحہ 69، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

(راہ خدا) میں دیا۔ وَاتَّقٰی اور اپنے رب سے ڈرتا رہا۔ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلیفہ ہونے کی تصدیق کی۔ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی تو ہم اس کے لیے خیر کی راہ آسان کر دیں گے۔ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰی اور جس نے اپنے مال کے ساتھ بخل کیا اور اپنے رب سے بے پرواہ بنا رہا۔ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلیفہ ہونے کو جھٹلایا۔ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی تو ہم اس کے لیے شر کی راہ آسان کر دیں گے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی جس نے اپنے اوپر لازم ہونے والا اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا۔ وَاتَّقٰی اور محارم اللہ سے بچتا رہا۔ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور ان وعدوں کی تصدیق کی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے فرمائے۔ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ فرمایا: اور جس نے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرنے میں بخل کیا۔ وَ اسْتَغْنٰی اور اپنی ذات میں اپنے رب سے بے پرواہ رہا۔ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور ان وعدوں کو جھٹلایا جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔

ابن جریر نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور خلیفہ ہونے کا یقین کیا۔ (2)

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بھی بیان کی ہے: وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تصدیق کی۔ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰی فرماتے ہیں: جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور اس نے زکوۃ دینے سے بخل کیا۔ (3)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِالْحُسْنٰی سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ (4)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بِالْحُسْنٰی سے مراد جنت ہے۔ یعنی اس نے جنت کی تصدیق کی۔ (5)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ لِلْیُسْرٰی سے مراد جنت ہے۔ یعنی ہم اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیں گے۔

امام ابن جریر اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے نام پر مکہ مکرمہ میں (غلاموں کو) آزاد کرتے تھے۔ پس بوڑھی اور دیگر عورتیں جب اسلام لاتی تھیں، انہیں آپ آزاد کر دیتے تھے۔ تو ان کے والد نے انہیں کہا: اے بیٹے! میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو کمزور اور ضعیف لوگوں کو آزاد کرتا ہے۔ پس اگر تو طاقتور اور مضبوط لوگوں کو آزاد کرے تو وہ تیرے ساتھ کھڑے ہوں گے، تیری حفاظت کریں گے اور تجھ سے (دشمنوں کو) دور ہٹائیں گے۔ تو آپ نے جواب دیا: اے والد محترم! میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی چاہتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی۔ (6)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 72-69-266
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 266
3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 69-267
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 267
5۔ ایضاً
6۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 268

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت کلبیر رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى الآیہ میں مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ الآیہ میں مراد ابو سفیان بن حرب ہے۔(1)

امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن مردویہ اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر جنت اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم عمل نہ کریں؟ فرمایا: عمل کرو پس ہر ایک کے لیے وہ آسان بنا دیا گیا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ پس جو اہل سعادت میں سے ہو تو اس کے لیے اہل سعادت کا عمل آسان بنا دیا جاتا ہے۔ اور جو اہل شقاوت میں سے ہو تو اس کے لیے اہل شقاوت کا عمل آسان بنا دیا جاتا ہے۔ پھر یہ آیات پڑھیں: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ (القمر) (ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے)۔ تو ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر عمل میں کیا ہے کیا کسی شے میں ہم نئے سرے سے شروع ہو سکتے ہیں یا ہم ہر شے سے فارغ کر دیئے گئے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عمل کرو پس ہر عمل آسان بنا دیا گیا ہے۔ پس ہم اس کے لیے آسان راہ آسان کر دیں گے اور ہم اس کے لیے مشکل راہ آسان کر دیں گے۔(3)

امام طستی نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ازرق رحمۃ اللہ علیہ نے اِذَا تَرَدّٰى کے بارے ان سے سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: جب وہ گرے گا اور جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ آیت ابو جہل کے بارے نازل ہوئی۔ تو نافع نے عرض کی: کیا اہل عرب میں یہ معنی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے عدی بن زید کا یہ قول نہیں سنا:

خَطِفَتْهُ مَنِيَّةٌ فَتَرَدّٰى وَهُوَ فِي الْمُلْكِ يَأْمَلُ التَّعْمِيْرَا

"موت نے اسے اچک لیا، پس وہ گر پڑا۔ حالانکہ وہ ملک میں تعمیر اور آبادی کی آرزو اور امید رکھتا تھا"۔

عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِذَا تَرَدّٰى جب وہ آگ میں گرے گا۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے کہ اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا جب وہ جہنم میں گرے گا۔(5)

1۔ تاریخ مدینہ دمشق، جلد 30، صفحہ 70، دار الفکر بیروت 2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 738، قدیمی کتب خانہ کراچی

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 271، دار احیاء التراث العربی بیروت

4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 433 (3632)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 55 (34171)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com

Marfat.com

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے اِذَا تَرَدّٰى جب وہ مرے گا اور نَارًا تَلَظّٰى میں فرمایا: اس سے مراد بھڑکتی آگ ہے۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى بے شک بیان، وضاحت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے یعنی اپنی حلال وحرام اور طاعت ومعصیت کا بیان (اسی کے ذمہ ہے)(2)

امام سعید بن منصور، فراء اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضرت عبید بن عمیر نے یہ آیت اس طرح پڑھی فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَتَلَظّٰى یعنی دو تاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ فرمایا: تم جنت میں داخل ہوگے بجز اس کے جو انکار کرے گا۔ لوگوں نے کہا: جنت میں داخل ہونے سے کون انکار کرے گا؟ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: اَلَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى وہ جس نے (نبی کریم) کو جھٹلایا اور (آپ سے) روگردانی کی۔(3)

امام سعید بن منصور، ابن ابی حاتم، ابن منذر، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس امت میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اس طرح نکل گیا۔ جس طرح شریر اونٹ اپنے مالک کی اطاعت سے بھاگ جاتا ہے۔ اور وہ وہ (آدمی) ہے جس نے میری تصدیق نہ کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل نہیں کرے گا مگر اس بڑے بدبخت کو جس نے اس دین کو جھٹلایا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور آپ سے روگردانی کی۔(4)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اس نرم (اور حسین) ترین کلمہ کے بارے پوچھا گیا جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے تم تمام کے تمام جنت میں داخل ہوگے بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اس طرح نکل گیا جس طرح شریر اونٹ اپنے مالک سے بھاگ جاتا ہے۔(5)

امام احمد اور امام بخاری رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا سوائے اس کے جس نے انکار کیا، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کون انکار کرتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اس نے انکار کیا۔(6)

امام احمد اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 74-273، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 273
3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 274 4۔ مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 62 (16729)، دار الفکر بیروت
5۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 123 (184)، دار الکتب العلمیہ بیروت 6۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 1081، قدیمی کتب خانہ کراچی

marfat.com

Marfat.com

شقی (بدبخت) کے سوا کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ عرض کی گئی: شقی کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے مطابق عمل نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو چھوڑتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات کو آزاد کیا۔ ان میں سے ہر کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ستایا جاتا اور عذاب دیا جاتا تھا۔ یعنی حضرت بلال، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما، نہدیہ اور ان کی بیٹی، زنیرہ، ام عیسیٰ اور بنی مومل کی کنیز رضی اللہ عنہن۔ انہیں کے بارے میں یہ آیت وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى آخر سورت تک نازل ہوئی۔

امام احمد، مسلم، ابن حبان، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کون سی شے میں ہم عمل کر سکتے ہیں؟ کیا کسی شے کے بارے میں تقدیر ثابت ہو چکی ہے اور اس میں قلم چل چکے ہیں یا کسی شے کے بارے میں ہم عمل کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہر شے میں تقدیر کا حکم ثابت ہو چکا ہے اور اس میں قلم چل چکے ہیں۔ تو حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ پھر عمل کس لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو۔ پس ہر آدمی کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا۔ اور آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى۔

ابن قانع، ابن شاہین اور عبد، ان تمام نے الصحابہ میں حضرت بشیر بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک سائل نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: عمل کس شے میں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس میں جس کے بارے قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ پس تم عمل کرو۔ پس ہر ایک کے لیے وہ عمل آسان بنا دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى۔ (1)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ابوقحافہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرتے ہو۔ اگر تم اس طرح کرتے کہ قوی اور طاقت ور لوگوں کو آزاد کرتے تو وہ تمہاری حفاظت کرتے اور تمہارے ساتھ کھڑے ہوتے۔ تو آپ نے کہا: ابا جان! میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہوں۔ پس اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ وَ مَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى ۚ﴿ۖ۱۲﴾ وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾ وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى۔ (2)

1۔ معجم الصحابہ لابن قانع، جلد 2، صفحہ 749 (159)، مکتبہ مصطفیٰ الباز الریاض 2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 572 (3942)، بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام بزار، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، ابن عدی، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ایک دوسری سند سے حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی: وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ نے ایسے لوگوں کو آزاد کیا جن سے نہ کسی جزا اور بدلے کی طلب کی اور نہ شکر کی امید رکھی، وہ چھ یا سات افراد ہیں۔ انہیں میں سے حضرت بلال اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما ہیں۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى میں الْاَتْقَى سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى کے تحت کہتے ہیں: اس پر لوگوں کا بدلہ اور جزا دینا نہیں ہے بلکہ اس کا یہ عطیہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے۔(3)

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 291 (11496)، دارالفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 276، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

Marfat.com